ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۳ محرم ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۷۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ مارچ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½ ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو سر درد کی تکلیف ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو شدید سر درد ہے ۔ دعائے صحت کی جائے :۔

مصری پارٹی کے ایک ٹریکٹ کی ضبطی

کچھ عرصہ ہُوا ۔ مصری پارٹی کی جانب سے انگریزی میں ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا تھا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے چند خطبات کو غلط طور پر کانٹ چھانٹ کر پیش کیا گیا تھا ۔ اور جابجا ایسی عبارات درج تھیں ۔ جن سے بظاہر لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنا مقصود تھا ۔ نیز عدالت عالیہ لاہور کا وُہ پہلا فیصلہ بھی درج تھا ۔ جو ہائی کورٹ نے مقدمہ سرکار بنام عزیز احمد ۳ جنوری ۱۹۳۸ء کو کیا تھا ۔ معلوم ہُوا ہے ۔ حکومت پنجاب نے اس ٹریکٹ کو ضبط شدہ قرار دیا ہے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں پولیس نے شیخ عبدالرحمٰن مصری اور اس کے ساتھیوں کے مکانات کی تلاشی لی ۔ اور ٹریکٹ کی جتنی کاپیاں وہاں سے دستیاب ہوسکیں اپنے قبضہ میں کر لیں :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اطمینانِ قلب کے حصُول کا واحد ذریعہ ذکرِ الٰہی ہے

"قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر ایسی شے ہے ۔ جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے ۔ جیسا کہ فرمایا :۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔ پس جہاں تک ممکن ہو ۔ انسان ذکر الٰہی کرتا رہے ۔ اسی سے اطمینان ہوگا ۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے اگر گھبرا جاتا ۔ اور تھک جاتا ہے ۔ تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا ۔ دیکھو ۔ ایک کسان کس طرح پر محنت کرتا ہے اور پھر کس صبر اور حوصلہ کے ساتھ باہر اپنا غلہ بکھیرتا ہے جو بظاہر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں ۔ کہ اس نے دانے ضائع کر دیئے ۔ لیکن ایک وقت آجاتا ہے ۔ کہ وُہ ان بکھرے ہوئے دانوں سے ایک خرمن جمع کرتا ہے ۔ وُہ اللہ تعالےٰ پر حسنِ ظن رکھتا ہے ۔ اور صبر کرتا ہے ۔ اسی طرح پر مومن جب اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر کے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے ۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس پر مہربانی کرتا ہے ۔ اور اسے وُہ ذوق ، شوق اور معرفت عطا کرتا ہے ۔ جس کا وُہ طالب ہوتا ہے ۔ یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں ۔ اور پھر چاہتے ہیں ۔ کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو جبکہ دُنیوی اور سفلی امور کے لئے محنت اور صبر کی ضرورت ہے ۔ تو پھر خدا تعالےٰ کو پھونک مار کر کیسے پاسکتا ہے ۔ دُنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے ۔ اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مصائب کا سلسلہ دیکھو ۔ کس قدر لمبا تھا ۔ تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اٹھاتے رہے ۔ مکہ والوں کے دکھ اٹھاتے اٹھاتے طائف گئے ۔ تو وہاں سے پتھر کھا کر بھاگے ۔ پھر اور کون شخص ہے ۔ جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خدا شناسی کی منزلوں کو طے کرے :۔

جو لوگ چاہتے ہیں ۔ کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے ۔ وُہ بے ہودہ خیال کرتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے ۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وُہ مجاہدہ اسی طریق پر ہو جس طرح کہ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے ۔ اس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اسوہ حسنہ مدنظر رہے ۔ بہت سے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں ۔ اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ وُہ پھونک مار کر کچھ بنا دیں ۔ یہ بے ہودہ بات ہے ایسے لوگ شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے ۔ اور ایسے بیہودہ دعوے کرتے ہیں ۔ وُہ خطرناک گناہ کرتے ہیں ۔ اور اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں ۔ کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالےٰ کا فعل ہے ۔ اور وُہ مشتِ خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں ۔

پیام امام جماعت احمدیہ کے نام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

آپ لوگ پہلی ہی جماعت نہیں ہیں۔ جنکو خدا کے لئے قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرماتے ہیں۔ تم سے پہلے لوگو کو دین کیلئے آروں سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ اور انہوں نے اُف تک نہ کی صحابہ کا نمونہ آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کی آواز کو جس اخلاص سے سنا۔ اور اس پر عمل کیا تاریخ کے صفحات اس پر شاہد ہیں۔ بندوں کی شہادت کے سوا خدا تعالیٰ کی شہادت بھی ان کو حاصل ہے۔ فرماتا ہے رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ خدا ان سے راضی ہو گیا۔ اور وہ خدا سے راضی ہو گئے ؛

آج وہی بوجھ آپ لوگوں کے کندھوں پر رکھا گیا۔ وہی امانت آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ اور آپ کی کمزوری کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے اس بوجھ کو لمبے زمانہ میں پھیلا دیا ہے ؛

لیکن جہاں بوجھ پھیل جانے سے بعض لحاظ سے ہلکا ہو گیا ہے بعض دوسرے لحاظ سے بھاری بھی بن گیا ہے۔ کیونکہ کئی ہیں جو بھاری قربانی تھوڑے عرصہ میں کر سکتے ہیں۔ لیکن ہلکی قربانی لمبے عرصہ تک نہیں دے سکتے لیکن یہ امر میرے یا آپ کے اختیار کا نہیں۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کرنا تھا۔ اور اس نے فیصلہ کر دیا جف القلم علی ما ھو کائن یعنے قدرت کے فیصلہ کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا ؛ میں نے آپ کو بتایا تھا۔ کہ ایک کے بعد دوسرا ابتلاء آنے والا ہے دشمن ایک طرف سے ناکام ہو کر دوسری طرف سے حملہ کرے گا۔ اور اس کی پوری کوشش ہوگی کہ آپ کو تھکا دے۔ خدا نہ کرے کہ اس کی یہ خواہش پوری ہو۔ مگر میں آپ میں سے بعض کو تھکتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ میں بعض کی کمریں ایک ہلکے بوجھ کے نیچے بھی خم ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کا راستہ پل صراط قرار دیا ہے۔ جو جہنم پر بندھا ہوا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس پل پر جو ٹھہرا سیدھا جہنم میں گیا۔ یہ کیسا خطرناک انجام ہے۔ یہ کیسا بھیانک خاتمہ ہے۔ خدا اس سے ہر شخص کو محفوظ رکھے ؛

آپ لوگوں نے اس سال علاوہ عام چندوں یا وصیتوں کے اپنی مرضی سے تحریک جدید کے چندے اپنے اوپر واجب کئے ہیں۔ اور بعض نے جوبلی تحریک میں بھی حصہ لیا ہے۔ ان سب چندوں کو ملا کر میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سال اور آئندہ سال آپ لوگوں کے لئے سخت امتحان کے سال ہیں۔ اور ان کا اثر چونکہ تیسرے سال پر بھی پڑتا ہے تیسرا سال بھی سخت ہی سمجھنا چاہیئے گویا یہ تین سال آپ کی زندگیوں کے خاص قربانی والے سال ہیں۔ جن میں آپ نے اپنے ایمان کا امتحان دینا ہے ؛

مگر کیا آپ نے اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے پوری تیاری کی ہے؟ یہ سوال ہے جسکا جواب اگر آپ اپنے ایمان کو بچانا چاہتے ہیں۔ آپکو فوراً دینا چاہیئے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ چندہ تحریک جدید کے بارہ میں جو اس سال بعض دوستوں نے سستی دکھائی ہے۔ وہ تھکان پر دلالت کرتی ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ بعض لوگ اس امتحان میں فیل نہ ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ اور ان کو بچائے۔ اللھم آمین

پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ یہ بڑھتا ہوا بوجھ گزارہ میں سخت تنگی کئے بغیر نہیں اٹھایا جا سکے گا۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ اس امتحان میں کامیاب ہو اسے چاہیئے کہ اپنے بیوی بچوں کو اپنا ہم خیال بنائے۔ اور اپنے خرچوں میں تنگی کرے۔ تاکہ یہ بوجھ اٹھ سکے۔ جو لوگ ایسا نہ کریں گے۔ وہ اپنی ناکامی پر اپنے ہاتھوں سے مہر لگائیں گے۔ العیاذ باللہ

میں تمام جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دو ہفتہ کے اندر اندر تمام پنجاب کی جماعتیں تحریک جدید کے دو سکرٹری مقرر کر کے مجھے اطلاع دیں۔ ایک مالی سکرٹری اور ایک عام سکرٹری۔ مالی سکرٹری چندہ کے جمع کرنے کا کام کرے۔ اور عام سکرٹری دوسری شرطوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کرے مالی سکرٹری ہو سکتا ہے۔ کہ موجودہ مالی سکرٹری ہی کو تجویز کر دیا جائے۔ یہ اطلاعات فوراً مل جانی چاہئیں۔ اور ان لوگوں کو فوراً چندوں کی وصولی کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور میری منظوری کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے ؛

پنجاب کے باہر ہندوستان کے لئے ایک ماہ اور بیرون ہند کے لئے اڑھائی ماہ کی مہلت مقرر کی جاتی ہے۔ چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے سکرٹریوں کو ہدایت کیجاتی ہے۔ کہ وہ رقم جمع نہ رکھیں۔ بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سکرٹری کے نام بھجواتے جائیں یہ اعلان پانچ دفعہ شائع کیا جائیگا۔ ہر احمدی جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اسے جمعہ کے موقعہ پر سب دوستوں کو سنانے کا انتظام کر دیگی اور ہر احمدی دوست سے بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور دوستوں تک یہ اعلان پہونچا دیگا۔ شائد اللہ تعالیٰ اس کی زبان میں اثر دے۔ اور شائد وہ دوسرے کے ثواب میں بھی شریک ہو جائے ؛

خاکسار:۔ میرزا محمود احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ محرم ۱۳۵۷ھ

جماعت احمدیہ اور خاتمیت محمدیہ کا عقیدہ

ڈاکٹر اقبال کے بیان کی تغلیط

از جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

(۱)

ڈاکٹر اقبال شاعر ہیں۔ اور شاعر عجیب ہستی ہے۔ کبھی وُہ دن تھے۔ کہ وُہ فخر سے کہتے تھے :-

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بَیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا

لیکن آج یہ حالت ہے۔ کہ جب اسی نظریہ کی تلقین مولانا حسین احمدؐ صاحب نے کی تو علامہ اقبال نے مخالفت شروع کر دی۔ چنانچہ آپ نے مولانا موصوف کی تردید میں ایک مبسوط مضمون شائع کیا ہے۔ اپنے مقالہ کے خاتمہ پر علامہ موصوف لکھتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے۔ کہ مولانا حسین احمدؐ یا ان کے دیگر ہم خیالوں کے افکار میں نظریہ وطنیت ایک معنی میں وہی حیثیت رکھتا ہے۔ جو قادیانی افکار میں انکارِ خاتمیت کا نظریہ۔ وطنیت کے حامی بالفاظ دیگر یہ کہتے ہیں۔ کہ امتِ مسلمہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وقت کی مجبوریوں کے سامنے ہتھیار ڈال کر اپنی اس حیثیت کے علاوہ جس کو قانونِ الٰہی ابدالآباد تک متعین و متشکل کر چکا ہے۔ کوئی اور حیثیت بھی اختیار کر لے جس طرح قادیانی نظریہ ایک جدید نبوت کی اختراع سے قادیانی افکار کو ایسی راہ پر ڈال دیتا ہے۔ کہ اس کی انتہا نبوتِ محمدیہ کے کامل و اکمل ہونے سے انکار ہے۔ بعینہٖ اسی طرح وطنیت کا نظریہ بھی امتِ مسلمہ کی بنیادی سیاست کے کامل ہونے سے انکار کی راہ کھولتا ہے۔ بظاہر نظریۂ وطنیت سیاسی نظریہ ہے۔ اور قادیانی انکارِ خاتمیت الٰہیات کا ایک مسئلہ ہے۔ لیکن ان دونوں میں ایک گہرا معنوی تعلق ہے۔ جس کی توضیح صرف اسی وقت ہو سکے گی۔ جب کوئی دقیق النظر مسلمان مورخ ہندی مسلمانوں اور بالخصوص ان کے بعض بظاہر مستعد فرقوں کے دینی افکار کی تاریخ مرتب کریگا۔" (احسان ۹ مارچ ۱۹۳۸ء)

غالباً علامہ اقبال کے ترکش کا یہ آخری تیر ہے۔ جس کے ذریعہ وہ "وطنیت" کے صید کو شکار کرنا چاہتے ہیں۔ وہ از خود ایک غلط عقیدہ اور ہمارے مسلمات کے خلاف ایک خیال تراشتے ہیں۔ اسے ہماری طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس کی غلط تفسیر کرتے ہیں۔ اور پھر اسے "وطنیت" کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ علامہ اقبال کو "قادیانی نظریہ" اور وطنیت کے سیاسی نظریہ میں گہرا معنوی تعلق نظر آتا ہے۔ لیکن اس کی توضیح فی الحال ناممکن ہے۔ ہاں اگر خوش قسمتی سے کسی دقیق النظر مسلمان مورخ نے ہندی مسلمانوں کی تاریخ مرتب کی تو صرف اسی وقت اس معنوی تعلق کی توضیح ہو سکیگی:۔

ہمارے نزدیک مندرجہ بالا طریق استدلال علامہ اقبال کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ لوگ انہیں فیلسوف سمجھتے ہیں۔ لیکن کیا فلاسفر اسی طرح بحث کیا کرتے ہیں؟ جب بنیاد ہی غلط ہے۔ تو اس پر عمارت درست کیونکر بن سکتی ہے؟ مجھے اس بحث میں نظریۂ وطنیت کی تصویب مطلوب نہیں۔ اس کے حامی اس پر بحث کر رہے ہیں اور اپنے نظریہ کو بہتر رنگ میں صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ میں صرف علامہ اقبال کی اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو انہوں نے "قادیانی عقائد" کے تعلق میں بیان کی ہے۔ جماعت احمدیہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ماننے سے انکار کا الزام بہت بڑا الزام ہے۔ جس کا قطعاً کوئی ثبوت علامہ اقبال پیش نہیں کر سکتے۔ اگر ان کی تفسیر سے اختلاف کا نام خاتمیتِ محمدیہ سے انکار رکھے تو یقیناً عالمِ اسلامی کا بیشتر حصہ ہمارا ہمنوا ہے۔ اور بقول علامہ موصوف رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے منکر ہے۔

علامہ اقبال کے نزدیک "خاتم النبیین" کا لفظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کے بند ہونے پر محکم دلیل ہے قدیم و جدید کوئی نبی نہیں آسکتا۔ مشرع اور غیر مشرع کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جہاں تک نبوت کا تعلق ہے۔ اہلِ بہار بھی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ وُہ خاتمیت محمدیہ کی وُہی تشریح کرتے ہیں۔ جس پر علامہ اقبال جمے بیٹھے ہیں لیکن بایں ہمہ وُہ نبوتِ محمدیہ کے اکمل ہونے کا کھلے بندوں انکار کرتے ہیں۔ پس خاتمیت کا وُہ مفہوم جو علامہ موصوف نے ذکر فرمایا ہے نبوتِ محمدیہ کے اکمل ترین ہونے پر قطعاً دال نہیں۔ اگر کسی نبوت کے اکمل ہونے کی یہی دلیل ہے۔ تو پھر یہود و نصاریٰ حضرت موسےٰؑ یا حضرت مسیحؑ کے بعد نبی کے انکار میں معذور قرار دئے جانے چاہئیں۔ کیونکہ وُہ اپنے ان عظیم الشان انبیاء کو اکمل سمجھتے ہیں۔ اور اس لئے وُہ ان کے بعد کسی اور نبوت پر ایمان لانے کے لئے تیار نہیں:

خاتم النبیین کا کچھ مفہوم ہو۔ مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ امتِ مسلمہ ایک موعود نبی کی منتظر تھی۔ اور ہے۔ وُہ اسے فلکِ نیلگوں سے اتارے۔ یا حسبِ سنتِ قدیمہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والا تسلیم کرے۔ بہر حال وہ ایک نبی کی ضرورت کو مانتے۔ اور ایک نبی کے لئے چشم براہ ہیں۔ وُہ موعود نبی اسرائیل کے فرزندوں میں سے ہو۔ یا امتِ محمدیہ کا ایک فرد۔ لیکن بہر صورت وُہ ایک نبی ہے۔ اور امتِ محمدیہ اس کی بعثت کی منتظر۔ کیا یہ عقیدہ یا یہ انتظار خاتمیتِ محمدیہ کا انکار ہے؟ اگر ہے۔ تو امتِ مسلمہ کا بیشتر حصہ بقول علامہ اقبال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کا منکر ہے۔ اور اگر نہیں۔ تو یہ کہنا بھی باطل ہے۔ کہ قادیانی عقیدہ کی انتہا نبوتِ محمدیہ کے کامل و اکمل ہونے سے انکار ہے:۔

یاد رہے۔ کہ اس جگہ نبوت جدیدہ یا قدیمہ کا کوئی امتیاز نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے کسی مستقل نبی کا آنا اگر خاتمیتِ محمدیہ کا انکار نہیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی اور آپ کی اتباع سے کمالِ نبوت کو پانے والے نبی کے وجود سے خاتمیتِ محمدیہ کا انکار کیونکر لازم آسکتا ہے۔ اس میں کیسے شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسۂ دیوبند کے دینی علوم کے مقابلہ میں علامہ اقبال کی حیثیت ایک شاگرد کی ہے۔ مولانا موصوف صاف فرما چکے ہیں:۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس ص ۲۸)

اب اگر علامہ اقبال کافی تدبر کئے بغیر کہنا شروع کر دیں کہ قادیانی افکار کا نتیجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کامل و اکمل ہونے سے انکار ہے۔ تو اس پر افسوس ہی کرنا پڑے گا:۔

جماعت احمدیہ نے کبھی بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ ہر شخص سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے وقت اقرار لیا جاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر زبانِ انگریزی میں بعض الہامات نازل ہونے کی وجہ

الہامات کو دماغی خیالات قرار دینے والوں اور لفظی الہام کے منکرین پر اتمامِ حجت

ایک دوست کا سوال

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ آپ چونکہ انگریزی زبان نہیں جانتے تھے۔ تو اس میں آپ پر الہامات کیوں ہوئے؟ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی عربی زبان کے علاوہ کسی اور ایسی زبان میں الہام ہوا۔ جس کو آپ نہیں جانتے تھے۔ پھر اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بالفرض کسی غیر زبان میں الہام نازل ہوا ہوگا۔ تو فرشتہ نے اس کا مطلب بھی آپ کو بتا دیا ہوگا۔ مگر حضرت مرزا صاحب کو تو فرشتہ نے انگریزی الہامات کا مطلب نہیں بتایا؟

انگریزی کے علاوہ دوسری زبانوں میں الہامات

اس کا جواب دینے سے قبل اس امر کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف انگریزی ہی ایک ایسی زبان نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں جانتے تھے۔ اور اس میں آپ کو الہامات ہوئے بلکہ اس کے علاوہ بھی بعض اور زبانیں آپ نہیں جانتے تھے۔ جن میں آپ پر الہامات کا نزول ہوا۔ مثلاً عبرانی اور سنسکرت۔ پس سوال صرف یہ نہیں کہ انگریزی میں آپ کو کیوں الہام ہوئے۔ بلکہ یہ ہے کہ ایسی زبانوں میں آپ پر کیوں الہامات ہوئے۔ جو آپ بالکل نہیں جانتے تھے۔ اس ضمن میں انگریزی عبرانی اور سنسکرت وغیرہ تمام زبانوں کے الہامات کے متعلق سوال حل ہو جائے گا۔

معترضین جواب دیں

دوسری بات یہ ہے۔ کہ معترضین کو اصولی طور پر یہ بتانا چاہیئے۔ کہ فلاں آیت قرآنی یا فلاں حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے۔ کہ عربی یا اردو یا فارسی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں الہام کا نزول بالکل ممتنع ہے۔ اس کے بعد وہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر کسی اور زبان میں الہام کیوں ہوا۔ لیکن جب تک وہ یہ ثابت نہیں کر دیتے۔ اس وقت تک وہ یہ اعتراض نہیں کر سکتے۔ کہ فلاں زبان میں کیوں الہام ہوا۔

خدا تعالےٰ نے ہر قوم کی زبان میں کلام کیا

تیسری بات یہ ہے کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے ہر قوم اور ہر ملک میں اپنے مامورین اور مرسل مبعوث فرمائے ہیں۔ چنانچہ آتا ہے۔ وان من امة الا خلا فیھا نذیر یعنے دنیا کی کوئی قوم نہیں جس میں خدا نے اپنا رسول نہیں بھیجا۔ یوں بھی جب مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے تو یہ سارے کے سارے کسی ایک قوم کی طرف تو نہیں آئے۔ لازماً مختلف اقوام میں آتے رہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ایک دفعہ فرمایا۔ کہ ہندوستان میں بھی ایک نبی گزرا ہے۔ جس کا نام کرشن تھا۔ (تاریخ ہمدان دیلمی باب الکاف) پس جب دنیا کی ہر بڑی قوم میں خدا تعالےٰ نے اپنا کوئی نہ کوئی نبی بھیجا۔ تو لازماً اس نے دنیا کی ہر زبان میں کلام کیا۔ اب اگر انہی زبانوں میں سے دو چار میں موجودہ زمانہ میں الہامات نازل کرے تو اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے؟

رسول کریمؐ کے الہامات

دراصل عام لوگ چونکہ سمجھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صرف عربی میں الہامات نازل ہوئے۔ اس لئے ان کا خیال ہے۔ کہ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں الہام نازل نہیں ہو سکتا حالانکہ اول تو قرآن کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام الہامات وکشوف کا مجموعہ نہیں۔ بلکہ یہ شرعی احکام کا مجموعہ ہے۔ ورنہ قرآن کریم کے علاوہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الہام نازل ہوئے۔ اور آپ نے رویا وکشوف دیکھے۔ اس پر خود قرآن کریم کی گواہی موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ سورہ تحریم میں فرماتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بھید کی بات اپنی ایک بیوی کو بتائی۔ اس نے وہ کسی اور کو بتا دی۔ اس پر خدا تعالےٰ نے آپ کو الہاماً بتایا۔ کہ وہ راز تیری بیوی نے کسی اور کو بتا دیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دریافت کیا۔ تو انہوں نے حیران ہو کر سوال کیا۔ کہ آپ کو کس طرح پتہ لگا۔ آپ نے فرمایا مجھے خدائے علیم وخبیر نے یہ بات بتائی ہے۔ اب دیکھو خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ میں نے اپنے رسول کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا۔ نبانی العلیم الخبیر۔ مجھے خدائے علیم وخبیر نے یہ بات بتائی ہے مگر وہ اظہار قرآن کریم میں کہیں نہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے علاوہ بھی ایسے الہامات تھے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے مگر چونکہ شریعت سے ان کا تعلق نہ تھا اس لئے قرآن کریم کے سلسلہ میں نہ تھے پس چونکہ قرآن کریم کے علاوہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے الہامات تھے۔ اس لئے بالکل ممکن ہے کہ آپ کو کسی اور زبان میں بھی الہام ہوا ہو۔ اور اس کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپ کو ایک دفعہ فارسی میں یہ الہام ہوا۔ ”گر ایں مشتِ خاک را نہ بخشم چہ کنم“ (کوثر النبی باب النار صفحہ ۵۵۵) حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فارسی زبان سے ایسے ہی ناآشنا تھے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انگریزی سے۔ یہ کہنا کہ فرشتہ نے اس کا مطلب آپ کو بتا دیا ہوگا۔ یہ ایک دعوےٰ ہے جو دلیل کا محتاج ہے۔

نزولِ الہام پر ہی تفہیم ضروری نہیں

علاوہ ازیں یہ کوئی ضروری نہیں، کہ جو الہام بھی نازل ہو۔ اللہ تعالےٰ فوراً اس کا مطلب ملہم کو بتا دے۔ آخر قرآن کریم کی قریباً ہر سورت کے شروع میں مقطعات ہیں۔ جن کے متعلق مفسرین متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کی حقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی نہیں کھلی۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی اپنی مشہور تفسیر کبیر کی جلد اول صفحہ [illegible] میں سورہ بقرہ کی تفسیر کرتے ہوئے مقطعاتِ قرآنی کی نسبت لکھتے ہیں۔ یہ ایک پوشیدہ علم ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہر کتاب میں کوئی نہ کوئی بھید رکھا ہوا ہے۔ اور قرآن مجید میں وہ بھید مقطعات ہیں۔ امام شعبی رحؒ سے حروف مقطعات کے معنی پوچھے گئے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ یہ ایک خدائی بھید ہے۔ جس کو معلوم کرنے کے پیچھے مت پڑو۔ اور ابوظبیان نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

انہوں نے فرمایا۔ علماء ان حروف کے معانی کے ادراک سے عاجز آگئے ہیں۔ اور حسین بن الفضل نے کہا کہ یہ متشابہات میں سے ہیں۔ غالباً اسی بناء پر نواب صدیق حسن خاں صاحب نے لکھا ہے کہ یہ کوئی بعید از عقل بات نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ایک ایسا الہام کرے جو فی نفسہٖ تو مفید ہو۔ مگر کوئی اس کی حقیقت نہ جان سکے۔ (السراج الوہاج شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۷)

چنانچہ ایسی اور بھی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی اور نبی پر بعض الہامات ہوئے اور وہ ان کا مطلب نہ سمجھ سکے۔ مگر چونکہ یہ طویل بحث ہے۔ اس لئے مقطعات کے متعلق مفسرین کے قول کا ذکر کرنے پر ہی اکتفا کی جاتی ہے۔ غرض یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ الہام کا مطلب اسی وقت فرشتہ بتادے۔ اگر ضروری ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مقطعات کا بھی مطلب بتادیتے۔ اور مفسرین کو کوئی دقت پیش نہ آتی۔

قرآن کریم میں غیر زبان کے الفاظ

پھر باوجود اس کے کہ قرآن کریم فصیح ترین عربی زبان میں نازل ہوا۔ پھر بھی اس میں غیر زبان کے الفاظ موجود ہیں علامہ جلال الدین سیوطی کا روح المعانی جلد ۴ صفحہ پر یہ قول درج ہے۔ کہ قرآن کریم میں غیر عربی الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے قول کی بنیاد ابی میسرہ تابعی کی اس روایت پر رکھی ہے۔ کہ قرآن کریم میں ہر زبان کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ سعید ابن جبیر اور وہب بن منبہ کا بھی یہی قول ہے۔ علامہ فخرالدین رازی بھی کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو لفظ مشکوٰۃ آیا ہے یہ حبشہ زبان سے ماخوذ ہے۔ اور سجیل اور استبرق فارسی الفاظ ہیں (تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۲۳۳) پھر ابو بکر واسطی تو یہاں تک فرماتے ہیں۔ کہ قرآن مجید میں فارسی۔ نبطی۔ حبشی۔ بربری۔ سریانی عبرانی اور قبطی وغیرہ قریباً پچاس زبانیں استعمال کی گئی ہیں۔ (روح المعانی جلد ۴ صفحہ ۲۱)

پس جبکہ قرآن کریم میں۔ فارسی نبطی حبشی سریانی عبرانی اور قبطی وغیرہ الفاظ کا آنا بجالیکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان زبانوں سے بالکل ناواقف تھے۔ قابلِ اعتراض امر نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چند انگریزی الہامات کا نزول کیونکر قابل اعتراض امر ہو گیا۔

لفظی الہام کے منکرین کا رد

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انگریزی یا عبرانی وغیرہ زبانوں میں جن سے آپ ناآشنا تھے جو الہامات ہوئے ان کے نزول کی مختلف حکمتوں میں سے ایک بہت بڑی حکمت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں عام طور پر لفظی الہام سے انکار کیا جاتا تھا۔ یہانتک کہ مسلمانوں میں بھی ایسے نادان پیدا ہو گئے تھے جو لفظی الہام کے منکر تھے اور قرآن مجید کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ اس کے الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل نہیں ہوئے۔ بلکہ بعض خیالات آپ کے دل میں ڈالے جاتے تھے۔ جنہیں آپ اپنے الفاظ میں۔ بیان فرما دیتے تھے۔ گویا وہ الہام نفسی کے قائل تھے۔ الہام لفظی کے قائل نہیں تھے۔ اور اس کی بڑی دلیل ان کی طرف سے یہی پیش کی جاتی تھی۔ کہ ملہمین کو عموماً انہی زبانوں میں الہامات ہوتے ہیں۔ جن سے وہ واقف ہوتے ہیں۔ وہ کہتے تھے اگر الہام لفظی بھی درست ہوتا۔ تو چاہیئے تھا کہ خدا تعالےٰ کبھی کسی ملہم پر ایسی زبان میں بھی الہام نازل کرتا جس کو وہ قطعاً نہ جانتا۔ مگر چونکہ ایسی زبانوں میں الہامات نہیں ہوتے۔ اس لئے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان ملہمین کو لفظی الہام نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے دل میں خدا کی طرف سے بعض خیالات ڈالے جاتے ہیں۔ جن کا وہ اپنی زبان میں اظہار کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان خیالاتِ فاسدہ کی تردید کے لئے موجودہ زمانہ میں جب اپنے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تو آپ پر ایسی زبانوں میں بھی الہامات نازل فرمائے۔ جن سے آپ بالکل ناواقف تھے۔ اور ان میں ایسی پیشگوئیاں کیں جو اپنے وقت پر نہایت آب وتاب کے ساتھ پوری ہوئیں۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے لفظی الہام کے منکرین پر حجت تمام کردی۔ اور بتادیا کہ اگر لفظی الہام نہیں ہوتا۔ اور ملہم اپنی زبان میں ہمارے القاء کردہ خیالات ظاہر کر دیتا ہے۔ تو پھر ایسی زبان میں الہام کیونکر ہوا۔ جس کا ایک لفظ تک بھی نہیں جانتا۔ اور جس میں بڑی بڑی پیشگوئیاں ہیں۔

357

الہام کو دماغی خیال قرار دینے والوں کی تردید

پھر موجودہ زمانہ میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو الہام کو نبی کا دماغی خیال قرار دیتے ہیں۔ اور اس امر سے منکر ہیں کہ خدا تعالےٰ بھی کلام کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے لوگوں کے اس وہم کو دور کرنے کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر انگریزی زبان میں الہامات نازل کئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں جبکہ آپ انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے تھے۔ اور ایسی حالت میں جبکہ قادیان میں بھی کوئی انگریزی خواں موجود نہ تھا آپ پر اس زبان میں الہام ہونا نہ صرف ایک معجزہ ہے۔ بلکہ ان لوگوں کے خلاف ایک زبردست دلیل ہے۔ جو کہتے تھے کہ الہام ملہم کے دماغی خیالات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغ کی رسائی معلوم باتوں تک ہی ہوسکتی ہے۔ ان باتوں تک نہیں ہوسکتی۔ جو کبھی اس کے سامنے نہ آئی ہوں۔

پس انگریزی الہامات نے جہاں ایک طرف آپ کے عدم تصنع کو ظاہر کردیا۔ وہاں ان لوگوں کی بھی تردید کردی جو دماغی افکار کا نام الہامات رکھتے تھے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا جواب

یہ چند باتیں اگرچہ سلیم الطبع احباب کی تسلی کے لئے بالکل کافی ہیں۔ تاہم سلسلہ احمدیہ کے ایک اشد ترین معاند۔ اور اول المکفرین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی ایک تحریر کی طرف بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ مولوی صاحب براہین احمدیہ کی اشاعت کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت درجہ معتقد تھے۔ افسوس بعد میں حضور کے دعویٰ مسیحیت و نبوت پر انہیں سخت ٹھوکر لگی۔ اور معاندت میں وہ اس قدر بڑھ گئے۔ کہ تمام ہندوستان اور بیرونِ ہند کے علماء سے انہوں نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگوایا۔ لیکن بہرحال جن دنوں براہین احمدیہ شائع ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں اپنے انگریزی الہامات درج فرمائے۔ تو بعض لوگوں نے اسی وقت یہ اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ کہ انگریزی میں آپ پر کیوں الہام ہوئے ہیں۔ اگر انگریزی میں الہام ہوسکتے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کیوں نہ ہوئے۔ اس اعتراض کا جواب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے انہی دنوں براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے اپنی طرف سے دیا۔ اور دیانت اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ یہ کہا جائے۔ انہوں نے اپنے دائرہ میں اچھا جواب دیا انہوں نے لکھا:۔

"اگر یہاں یہ سوال کیا جائے کہ باوجودیکہ مولف براہین احمدیہ کی مادری زبان ہندی ہے۔ اور مذہبی وعلمی زبان عربی اور صرف علمی واستعمالی فارسی۔ انگریزی میں کیوں الہام ہوتے ہیں۔ اور اس کا سر و فائدہ کیا ہے۔ تو یہ سوال لائقِ خطاب و مستحق جواب ہے۔ اور اس کا جواب یہ ہے کہ اس زبان میں (جس سے مولف کی زبان۔ کان۔ دل خیال کسی کو آشنائی نہ تھی۔) مولف کو الہام ہونے میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اس میں سامعین و مخاطبین کو مولف کی طبیعت یا خیال کی بناوٹ کا احتمال وگمان نہ ہو ہندی فارسی عربی (جو ان کی مادری و مذہبی وعلمی زبانیں ہیں) کے الہامات میں یہ بھی احتمال اور متردوین کو خیال پیدا ہوسکتا ہے۔

کہ یہ الہامات مؤلف نے خود عمداً بنا لئے ہیں یا بلا ارادہ و اختیار ان کی حالتِ خواب میں ان کے دماغ و خیال نے گھڑ لئے ہیں۔ اس گھڑت و بناوٹ کا خیال الہاماتِ انگریزی میں (جس سے صاحب الہام کی زبان۔ کان۔ دل و خیال کو کسی قسم کا تعلق نہیں) کوئی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ طبیعت و خیال کو اسی چیز تک رسائی ہوتی ہے۔ جس سے اس کو کسی وجہ سے تعلق ہے۔ ہندی نژاد (جو عربی سے محض ناآشنا ہو) کا خیال عربی نہیں بنا سکتا۔ جیسے مچھلی اڑ نہیں سکتی اور چڑیا تیر نہیں سکتی۔۔

۔۔۔ دوسرا فائدہ دوسرا الہام انگریزی زبان کا یہ ہے کہ اس وقت مؤلف کے مخاطب اور اسلام کے منکر و مخالف (عیسائی آریہ برہمو وغیرہ) اکثر انگریزی خواں ہیں ان کا افحام یا اتمام درست کرنا) جیسا کہ الہاماتِ انگریزی سے ممکن ہے۔ عربی یا فارسی وغیرہ الہامات سے ممکن نہیں۔ عربی وغیرہ مشرقی زبانوں کے الہامات کو (وہ ان کے مضامین سے آنکھ بند کر کے) یقیناً مؤلف کا ایجاد طبع سمجھتے۔ اب (جب کہ وہ انگریزی الہامات پڑھتے اور مؤلف کا انگریزی زبان سے محض امی و اجنبی ہونا سنتے ہیں) وہ ان الہاماتِ مؤلف کو تعجب کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور بے اختیار ان کو خرقِ عادت و برخلاف عام قانونِ قدرت (جن کو وہ غلطی سے قدرت خداوندی کا پیمانہ سمجھ رہے تھے) ماننے لگے ہیں۔ ماہ صیام میں جب کہ میں شملہ پر تھا۔ ایک بابو صاحب برہم سماج کے لیکچرار و پریسیڈنٹ (جو میرے ہمسایہ تھے) مجھ سے قانون قدرت (جس کو لوگوں نے قانون سمجھ رکھا ہے۔ اور درحقیقت وہ خدا کی قدرت کا قانون نہیں ہے) کے تغیر و تبدل میں ہمکلام ہوئے۔ جب میں نے یہ ثابت کر دیا اور ان سے تسلیم کرا لیا کہ خدا کی قدرت انہی حالات و واقعات میں (جو ہم دیکھ رہے ہیں) محدود و مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس سے فوق الفوق اور وراء الوراء وسعت رکھتی ہے۔ اور ممکن ہے ان اسباب و موجودات سے وہ کام لے جو اس وقت تک ان سے نہیں لئے گئے۔ یا ہم نے نہیں دیکھے تو وہ صاحب بولے کہ یہ امر ممکن تو ہے اور بہ نظر قدرت وسیع و غیر محدود خداوندی ہم اس امکان کو مانتے ہیں پر ہم اس کی فعلیت (وقوع) کو کیونکر مان لیں۔ جب تک اس کا مشاہدہ نہ کر لیں اس پر میں نے مؤلف براہین احمدیہ کے الہامات انگریزی زبان کو پیش کیا اور یہ کہا کہ ایک شخص کا انگریزی زبان سے امی و اجنبی محض ہو کر (جس کو ہم روزمرہ کے مشاہدے و تجربے سے بخوبی جانتے ہیں اور دوسرے کو ثابت و معلوم کرا سکتے ہیں۔) بلا تعلیم و تعلم اس زبان میں ایسی باتیں بیان کرنا (جن کا بیان انسانی طاقت سے خارج ہو) تمہاری تجویز قانونِ قدرت کے مخالف نہیں تو کیا ہے۔ یہ سن کر بابو صاحب موصوف نے سکوت کیا اور یہ فرمایا کہ ایسے شخص کو میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے یہ بھی سنا کہ انہوں نے ایک خط بھی متضمن اظہار اشتیاق ملاقات مؤلف براہین احمدیہ کے نام لکھا اور مجھے یہ بھی امید ہے کہ اگر وہ اپنے ارادے و وعدے کو پورا کریں گے اور مؤلف کے زادبوم کے ساکنین ہندو مسلمانوں کی متواتر شہادت سے ان کا انگریزی زبان سے محض ناواقف ہونا ثابت کر لیں گے۔ تو وہ اس امر کا خرقِ عادت اور کرامت ہونا مان لیں گے اور وہ جب الہامات یا مؤلف کی کسی اور پیشگوئی کا خود تجربہ و مشاہدہ کر لیں گے تو قبول و اظہار اسلام سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ ایسا ہی مجھے اور انگریزی خوانان اہل انصاف سے توقع ہے کہ اگر وہ بچشم انصاف انگریزی الہامات مؤلف کو پڑھیں یا بگوش انصاف سنیں اور ساتھ ہی اس کے ان کو یہ بھی تصدیق ہو کہ مؤلف انگریزی کا ایک حرف نہیں جانتا۔ تو وہ اس امر کا کرامت ہونا مان لیں

تیسرا امر و فائدہ الہامات انگریزی زبان کا یہ ہے کہ جو لوگ انگریزی زبان کے پڑھنے بولنے کو کفر سمجھتے ہیں ان کا یہ خیالی کفر ٹوٹے اور ان کو (جب وہ انصاف سے کام لیں) اس مسئلہ شرعیہ کا کہ زبانیں سبھی خدا کی تعلیم و الہام سے ہیں اور کسی زبان کا بولنا پڑھنا منع نہیں ہے اور کسی زبان کو (عربی ہو خواہ فارسی ہندی ہو خواہ انگریزی) اس کے مضامین سے نظر اٹھا کر اچھا یا برا نہیں کہا جا سکتا مشاہدہ الہام سے ثبوت ملے۔

ہر چند قبل تسلیم الہام مؤلف یہ الہامات انگریزی زبان ان لوگوں پر حجت نہیں ہو سکتے۔ مگر جب وہ انصاف سے کام لیں گے اور اس بات کو کہ مؤلف براہین احمدیہ انگریزی کا ایک حرف نہیں جانتا اے۔بی۔سی کی صورت تک نہیں پہچانتا متواتر شہادت سے محقق کر لیں گے اور ان الہامات کے مضامین مشتمل اخبار غیب کو (جن پر کوئی بشر بذاتِ خود قادر نہیں) انصاف کی نظر سے دیکھیں گے تو انصاف ان کو ان الہامات کی تسلیم پر مجبور کر دے گا۔

بعض خوش فہم ان فوائدِ ظاہرہ کو سن کر غور و انصاف سے یکسو ہو کر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ انگریزی زبان کے الہام میں یہ فوائد تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انگریزی زبان میں الہام کیوں نہ ہوا۔ اس کا جواب ان فوائد کی تحریر کے ضمن میں ادا ہو چکا ہے مگر توفیق رفیق نہ ہو تو سمجھ میں کیونکر آئے۔ ان حضرات کے فہم پر ترس کھا کر با علم ضمناً (یعنی جو ضمناً معلوم ہوا) کی تصریح اور اس جواب کی بالاختصار تقریر کی جاتی ہے

(۱) آنحضرت صلعم کے مخاطب وقت انگریزی خوان نہ تھے اس لئے آپ کو انگریزی زبان میں الہام نہ ہوا۔ وہ لوگ عربی زبان جانتے تھے۔ لہذا ان کو عربی زبان میں ہی قرآن نے اعجاز دکھایا۔ اس اعجاز کے علاوہ صدہا معجزات اور بھی ان کو دکھائے گئے جو اس وقت ان لوگوں کے مناسب حال تھے۔

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اقوام غیر کی زبان سیکھنے کو برا نہ سمجھا جاتا تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو عبرانی سیکھنے کا حکم دیا۔ ہے چنانچہ بخاری میں بصفحہ ۱۰۶۸ منقول ہے اور اس روایت کی تخریج اشاعت السنہ نمبر ۱۰ جلد ۵ میں ہو چکی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے متعصب (جو ہمارے زمانہ میں موجود ہیں) ہوتے تو ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اقوام غیر کی زبانوں میں ملہم و مخاطب ہوتے اور ابطالِ خیال متعصبین زمانہ حال کے لئے وہی حکم جو زید بن ثابت کو ارشاد ہو چکا ہے کافی ہے اور آیات قرآنی وعلّم آدم الاسماء اور ومن آیاتہ اختلاف السنتکم وغیرہ میں بھی اس خیال کا ابطال پایا جاتا ہے۔"

پھر حاشیہ میں لکھتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کی قدیم عادت ہے کہ ہر زمانہ میں اس قسم کے معجزات و خوارق منکرین کو دکھاتا ہے۔ جو اس زمانہ کے لئے مناسب ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سحر کا بڑا زور تھا اس لئے ان کو ایسا معجزہ (لاٹھی کا سانپ بن جانا وغیرہ) دیا جو سحر کا ہم جنس یا ہم صورت تھا اور پھر وہ سحر پر غالب آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں طب کا بڑا چرچا تھا اس لئے ان کو ایسا معجزہ (اندھے مادر زاد اور کوڑھی اچھا کرنا اور مردے کو زندہ کرنا) دیا گیا۔ جس نے طبیبوں کو مغلوب کیا۔۔۔۔ موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ نے انگریزی خوانوں پر (جو عربی سے محض ناآشنا ہیں اور سماعی باتوں پر وہ ایمان نہیں لاتے) دین محمدی اور قرآن کا صدق ظاہر کرنا چاہا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں اور خادموں میں سے ایک شخص کو انگریزی الہامات (جو انگریزی خوانوں کے افحام یا افہام کا باعث ہوں) سے ممتاز فرمایا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انگریزی الہامات کے متعلق مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا یہ بیان

مختلف رنگ کے متعدد اعتراضات کے جواب

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔

ایک غیر احمدی صاحب نے حال میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ خط کچھ اعتراضات پیش کئے۔ جن کے جواب دفتر پرائیویٹ سکرٹری کی ہدایت پر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تحریر فرمائے۔ جو افادہ عام کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہونچا۔ آپ کے پیش کردہ اعتراضات کے جواب ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں:۔

جماعتی کام سے مراد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر کہ "آپ پر جماعتی کام کا بوجھ بہت ہے جس کی وجہ سے ایسے کاموں کے لئے فرصت نہیں ہو سکتی" آپکا اعتراض یہ ہے۔ کہ جب تبلیغ کا کام بھی جماعتی کام ہی ہے۔ تو حضور یہ کیوں فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ایسے کاموں کے لئے فرصت نہیں۔ جماعتی کام سے مراد آپ کے نزدیک شاید اسی قدر ہے۔ کہ لاکھوں انسان انفرادی طور پر حضرت صاحب سے سوالات اور اعتراضات کے جوابات دریافت کریں۔ اور اپنے بیگانے فرداً فرداً آپ سے براہ راست جواب حاصل کریں۔ اور یہ بات معمولی سمجھ کا انسان بھی جانتا ہے۔ کہ ایک انسان تن تنہا اتنا وسیع کام نہیں نباہ سکتا۔ جب تک کہ نظام کی صورت میں کام کرنے والے اس کے معاون نہ ہوں۔ اور پھر اس نظام سلسلہ کی نگرانی کا کام بھی بجائے خود بہت بڑا اہم اور کئی نظارتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ہر نظارت بھی شاخ در شاخ کاموں کی صورت میں جماعت احمدیہ کے لاکھوں نفوس سے تعلق رکھتی ہے اور اس طرح سب کے حالات کی رپورٹیں اور سب افراد کے خطوط کو پڑھنا۔ اور ان کا جواب۔ اور پھر علاوہ اس کے غیر مسلم غیر احمدی۔ غیر مبائعین میں سے معترضین کے اعتراضات کا جواب۔ اور پھر جماعت کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کا کام جس شخص کے ذمے ہو۔ کیا یہ جماعتی کام کا بوجھ اسے انفرادی تبلیغ کے لئے موقعہ دے سکتا ہے۔ ہاں نظام کے ماتحت سلسلہ کے علماء اور مبلغین۔ اور دیگر کارکن آنحضور کے نظام اور ہدایت کے ماتحت اگر جواب دیں۔ یا آپ کے ارشاد کی تعمیل کریں۔ تو یہ بھی تو آپ ہی کا کام ہے۔ جیسا کہ یہ خاکسار راقم حسب ایماء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کو جواب دے رہا ہے پس ان حالات کے ماتحت حضور کا جماعتی کام کے بوجھ کو عدیم الفرصتی کا باعث قرار دیتے ہوئے فرداً فرداً ہر شخص کو تبلیغ کرنے کے متعلق معذوری کا اظہار فرمانا بالکل بجا اور درست ہے۔ اور اس پر کسی صاحب دانش و خرد کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔

مسلمان کی تعریف

دوسرے اعتراض میں آپ نے فتاویٰ احمدیہ کے حوالہ سے یہ بات پیش کی ہے۔ کہ:۔

"جب مسلمان کی یہ تعریف ہے۔ کہ وہ زبان سے کلمہ شہادت کہے۔ پھر نماز۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے۔ تو آپ ان مسلمانوں کو جو یہ سب فرائض ادا کرتے ہیں۔ کافر کیوں کہتے ہیں۔"

پھر لکھا ہے:۔

"مسلمان کی تعریف میں یہ شرط نہیں۔ کہ وہ مرزا صاحب پر بھی ایمان لائے۔"

اس کا جواب ایک سمجھدار انسان کے لئے اسی قدر کافی ہو سکتا ہے کہ ہم احمدی حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شخصیت کے لحاظ سے آپ کے نہ ماننے والوں کو کافر نہیں کہتے۔ بلکہ اس لحاظ سے کہ آپ خدا۔ اور اس کے رسول کے موعود۔ اور مسیح اور مہدی معہود۔ اور خدا کے نبی اور رسول ہیں۔ جن کا انکار آپ کے مناصب جلیلہ کی وجہ سے تمام امت محمدیہ کے نزدیک بالاتفاق کفر ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک بھی نہ ماننے والے اس فتوے کے ماتحت کافر ہیں۔ اور جس طرح تمام فرائض مذکورہ ادا کرنے والوں پر تمام نبیوں پر ایمان لانا فرض ہے۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا بھی فرض ہے۔ اور جس طرح نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنے والا حضرت موسےٰؑ۔ یا حضرت عیسےٰؑ۔ یا کسی اور نبی کا بھی ساتھ انکار کرے۔ تو فتوےٰ شریعت کے ماتحت کافر ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکروں پر بھی یہی فتوےٰ ہے۔ اور کافر کے مقابل مومنوں سے ہی رشتہ ناطہ کا حکم ہے۔ ہاں اہل کتاب کو مشرکوں پر ترجیح ہے۔ کہ عند الضرورت کتابی سے بھی رشتہ ناطہ ہو سکتا ہے۔ اور احمدیوں کے نزدیک غیر احمدیوں کو غیر مسلم کتابیوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اور جنازہ کافر کا منع ہوتا ہے اور قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں مسیح موعود۔ اور مہدی معہود کی پیشگوئی اجمالاً بھی۔ اور تفصیلاً بھی مذکور ہے اور معیار ہائے صداقت اور علامات زمانہ و شہادات حقہ کے رو سے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ان کے مصداق اور اپنے دعوے میں صادق ہیں۔

تعمیر منارۃ المسیح میں حکمت

تیسرا اعتراض آپ کا منارۃ المسیح کے اشتہار میں جو تعمیر مینار اور گھڑیال۔ اور روشنی کے اغراض و مقاصد میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق ہے۔ کہ مقاصد بیان کردہ معقول نہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا از روئے حقیقت۔ اور کیا از روئے تشریح الفاظ پیشگوئی جو قرآن اور احادیث نبویہ میں پائی جاتی ہے۔ اور کیا از روئے تصویری زبان کے حقائق کے سب کچھ ذکر فرما دیا ہے۔ آپ اگر خالی بالطبع ہو کر غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو آپ پر مقاصد بیان کردہ کی معقولیت ظاہر ہو جائے گی۔

روحانی بادشاہ

چوتھا اعتراض آپ کا تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۸۰ کی عبارت ذیل پر ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مرسلوں کی تعریف میں فرماتے ہیں:۔

"وقت کے بادشاہ ان کے دروازہ پر آتے ہیں"

کیا مرزا صاحب کے دروازہ پر کوئی بادشاہ آیا۔ کسی نے بیعت کی۔۔ الخ

بادشاہ روحانی بھی ہوتے ہیں اور دنیوی بھی۔ حضرت مسیح موعود و امام مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت حضرت نعمت اللہ ولی رح اپنے قصیدہ میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے خدام کی شان میں فرماتے ہیں ؎

بندگانِ جنابِ حضرتِ او۔
سر بسر تاجدار مے بینم

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سارے خدام جو آپ کی خدمت میں مصروف ہوں گے۔ اور آپ سے کامل تعلق رکھنے والے ہوں گے۔ ان سب کو میں تاجدار دیکھتا ہوں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ایک فقیر جسے روحانی بادشاہت حاصل ہو۔ وہ دنیا کے ظاہری بادشاہوں سے افضل ہوتا ہے۔

بلکہ بعد کے نبی کے ماننے والے بادشاہ بھی نبی کے وقت کے ادنٰے صحابہ کو اپنے سے افضل سمجھتے ہیں۔ امت محمدیہ کے بادشاہ اکبر۔ جہانگیر۔ شاہ جہان اورنگ زیب وغیرہ کتنے بڑے بادشاہ تھے۔ لیکن بلال حبشی جو غلامی کے ساتھ اسلام میں داخل ہوا۔ اور صحابیت کی شان حاصل کی۔ آپ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ ان بعد کے بادشاہوں سے کم مرتبہ پر تھے۔ یا ان سب سے افضل تھے۔ اگر افضل تھے تو کیا وہ روحانی تاجدار نہ تھے۔ اگر تاجدار تھے تو اس صورت میں سب صحابہ جو روحانی بادشاہ تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازہ پر آئے۔ اور انہوں نے بیعت بھی کی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے اور آپ سے کامل تعلق رکھنے والے صحابہ کے مراتب اور ان کی شان کو قیاس فرماسکتے ہیں۔ اور اگر آپ کے نزدیک واقعی ظاہری بادشاہ ہی مراد ہوسکتے ہیں۔ تو نبی کے سلسلہ میں داخل ہونے والے بادشاہ خواہ وہ کتنی مدت بعد ہی نبی کے سلسلہ میں داخل ہوں۔ اور اس پر ایمان لانے والے ہوں۔ پھر بھی وہ اس نبی کے در کے خادم اور اس کے غلام کہلاتے ہیں۔ جیسے کہ شاہان اسلام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں ہوئے۔ وہ کس کے دروازہ کے خادم تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے۔ پس انہی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ میں بھی بادشاہ داخل ہونے والے ہیں۔ اور آپ نے کشفاً ان بادشاہوں کو دیکھ کر ان کا ذکر بھی بطور پیشگوئی فرمایا ہے۔ چنانچہ کتاب لجۃ النور انہی کے متعلق حضور نے تصنیف فرمائی ہے اور چونکہ نبی کا سلسلہ صرف اس کے زمانہ حیات تک محدود نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے سلسلہ کے انتہا تک ممتد ہوتا ہے اس لئے بعد کی دور کی برکات جو حکومتوں اور سلطنتوں کے رنگ میں سلسلہ میں شامل ہوتی ہیں وہ بھی نبی کی طرف ہی منسوب ہوتی ہیں۔ اور آپ کا یہ لکھنا کہ حضرت مرزا صاحب ایک معمولی ڈپٹی کمشنر سے خائف ہوکر اپنے الہامات شائع نہ کرنے کا تحریراً وعدہ کرتے ہیں۔ اہل دنیا کو کیڑا خیال فرمانے کی جگہ ایک اور صرف ایک سفید کیڑے سے خائف ہوگئے۔" اس کے جواب کے لئے تو اتنا ہی کافی ہے۔ کہ حضرت اپنے الہامات مبشر بھی اور منذر بھی اس تحریر کے بعد وفات تک شائع فرماتے رہے کیا یہ خائف ہونے کا نتیجہ ہے۔ پھر اگر نبیوں کے مختلف حالات زندگی جو بعض مصالح حکیمہ کے ماتحت ان میں پائے جاتے ہیں۔ وہ آپ کے نزدیک ان کے خوف اور بزدلی پر دلالت کرتے ہیں۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعہ صلح حدیبیہ اور واقعہ غار ثور سے آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا سمجھیں گے

اجرائے نبوت

آپ کا پانچواں اعتراض تحفہ گولڑویہ کی بعض عبارتوں اور کشتی نوح کے ایک حوالہ کے رو سے یہ ہے۔ کہ اجرائے نبوت کے عقیدہ پر زور دینے کے باوجود حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بعد نبوت کو بند کرتے ہیں۔ جیسا کہ حوالوں سے دکھایا گیا۔ اور جیسا کہ کشتی نوح کا حوالہ کہ "میں نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔" اس سے آپ نے سمجھا۔ لیکن آپ کا آخری ہونا ایسا ہی ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری شریعت والے نبی اور آخری کتاب والے رسول ہیں۔ اور باوجود آخری ہونے کے پھر مہدی مسیح کی پیشگوئی اور آپ کے بعد خلفاء اور مجددین آنے کی پیشگوئی ہے۔ انہی معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا بھی مطلب ہے۔ اور رسالہ ایک غلطی کا ازالہ میں صلا پر آپ نے وضاحت سے فرمادیا ہے۔ کہ میرے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔ ہاں آپ کے بعد جو بھی آئے گا۔ وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت اور آپ کے متبعین سے ہی آئے گا۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح اور مہدی معہود کا آنا بھی آپ کے متبعین سے خاص کیا گیا۔ اور یہی معنے خاتم النبیین اور خاتم الخلفاء کے لفظ خاتم کے مفہوم سے ظاہر ہوتے ہیں۔ کہ آپ کی اتباع کی مہر اور نقش کے بغیر کسی کو کوئی منصب آپ کے بعد نہیں مل سکتا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات

چھٹا اعتراض آپ کا حافظ محمد یوسف صاحب کے متعلق پانچسو روپیہ کے انعامی اشتہار کے حوالہ کے متعلق ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس اشتہار کے صلا پر فرماتے ہیں۔ "اور جب سات کو دگنا کیا جائے ۔ ۔ ۔ جو مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔" اس پر آپ اعتراض کے طور پر لکھتے ہیں۔ "اس لئے چاہیئے تھا کہ دو چند فساد کو فرو کرنے کے لئے دگنی طاقت کا نبی آتا۔ مگر آپ تو حضرت سرور کائنات کے ایک ادنیٰ غلام ہیں۔ ان کے مرتبہ سے دگنا مرتبہ پانا تو درکنار ان کے ہم پلہ بھی تو نہیں۔" یہ بات درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور آپ کا نبی ہونا آپ کا مسیح اور مہدی ہونا بلکہ آپ کا ہر ایک منصب اور ہر ایک برکت سرور کائنات کے طفیل اور آپ ہی کی اتباع کے ثمرات سے ہے۔ اور اگر حضرت عمر فاروق کے عہد خلافت کے فتوحات جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ظہور میں نہیں آئے۔ وہ حضرت عمر کی فتوحات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت اور برکت کا نتیجہ تھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت اور طاقت جو دگنے فسادات کو دور کرنے کے لئے کفائت کرنے والی ہوگی۔ وہ بھی تو دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طاقت کا ظہور ہوگا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الگ کیوں کرتے ہیں۔ اور پھر الگ کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل کھڑا کرکے اعتراض تلاش کرتے ہوئے بات کو کہیں کا کہیں کیوں لے جاتے ہیں۔ حتےٰ کہ محض اعتراض کی خاطر لاانقطاع الصلوٰۃ کو لے لیتے ہیں۔ اور بعد کے فقرہ کو سہواً کردیتے ہیں۔ آپ نے اس حوالہ دینے میں یہی راہ اختیار کی۔ جو دیانتداری کا نتیجہ نہیں ہوسکتی۔ جس صفحہ کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔ خدا ترسی سے اس کی ساری عبارت نقل کرکے دیکھ لیں کہ حوالہ کی عبارت سے کیا وہی مطلب نکلتا ہے جو آپ نے سمجھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری عبارت محولہ یہ ہے۔

"اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ بنی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے۔ کہ عظیم الشان مصلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ساتویں صدی کے سر پر جبکہ تمام دنیا تاریکی میں پڑی تھی ظہور فرما ہوئے اور جب سات کو دگنا کیا جائے تو چودہ ہوتے ہیں۔ لہذا چودہویں صدی کا سر مسیح موعود کے لئے مقرر تھا۔"

اب اس عبارت میں یہ کہاں سے نکلتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہوں۔ یا آپ کا غلام نہیں یا ان سے الگ ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ سے فیض یافتہ ہونا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی صورت ہی نہیں۔ کہ آپ کو الگ ہونے دے۔ پس آپ جتنے بھی بلند ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ ہی بلند ہوجاتے ہیں۔ اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند ہوتے ہیں۔ آپ کا فیض بھی آپ کے متبعین کو بلند کردیتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برتری جتنی بھی ظاہر ہو۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی برتری ہے۔ اور آپ ہی کے فیوض اور برکات کا نتیجہ۔

(باقی)

خریداران الفضل جن کو ۸ اپریل کا پرچہ وی پی ہوگا

نمائندہ الفضل کی وساطت سے خریدار بننے والے بھی مطلع رہیں

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۸ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یا جنہوں نے گذشتہ ماہ وی۔ پی رکوا ئے تھے۔ مگر قیمت ارسال نہیں کی ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ اگر ان کی طرف سے ۷ اپریل ۱۹۳۸ء تک قیمت وصول نہ ہوئی۔ یا کوئی اطلاع نہ آئی۔ تو آٹھ اپریل کا پرچہ ان کے نام وی پی کر دیا جائیگا جسے وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ بصورت انکاری بروئے قواعد دفتر پرچہ بند کر دیا جائے گا۔ مولوی ظہور الحسن صاحب نمائندہ الفضل کے ذریعہ جو احباب خریدار ہیں اور قیمت ادا نہیں کی ان کے اسماء بھی اس فہرست میں درج ہیں۔ اور عدم وصولی قیمت یا عدم اطلاع کی صورت میں ان کے نام بھی وی پی کئے جائیں گے۔ اور اسی طرح وی پی انکاری ہونے کی صورت میں ان کا پرچہ بھی بند کر دیا جائیگا (مینیجر)

۱۔ میاں غلام حسین صاحب
۳۴۔ مرزا برکت علی صاحب
۸۹۔ ڈاکٹر محمد منیر صاحب
۹۷۔ حاجی عبد العظیم صاحب
۱۳۱۔ چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۶۱۔ پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۶۔ مولوی عبد العزیز صاحب
۱۸۱۔ منشی غلام حید صاحب
۲۰۳۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ قادیان
۲۱۰۔ ماسٹر خیر الدین صاحب
۲۸۶۔ مولوی غلام علی صاحب
۳۰۳۔ مولوی کرم داد صاحب
۳۶۲۔ بابو عبد الغفور صاحب
۳۶۵۔ منشی حامد حسین صاحب
۳۸۷۔ شیخ قدرت اللہ صاحب
۴۰۷۔ سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
۵۰۹۔ شیخ محمد حسین صاحب
۶۲۰۔ خانصاحب غلام محی الدین خان صاحب
۸۷۰۔ مولوی نیاز محمد صاحب
۹۱۹۔ ملک رسول بخش صاحب
۹۳۵۔ منشی صدر الدین صاحب
۱۰۵۳۔ حاجی محمد نذیر صاحب
۱۲۷۸۔ ملک اللہ رکھا صاحب
۱۸۳۸۔ منشی بلند خاں صاحب
۲۳۷۶۔ محمد عبد الرشید صاحب
۲۵۳۵۔ خلیل احمد صاحب
۲۷۱۸۔ محمد دلاور خاں صاحب
۲۸۹۹۔ قاضی عبد الوحید صاحب
۲۹۱۷۔ محمد حسین صاحب
۲۹۸۵۔ چوہدری غلام نبی صاحب
۳۱۷۰۔ میاں غلام حسین صاحب
۳۱۴۴۔ مولوی مبارک علی صاحب
۳۴۴۳۔ منشی عبد العزیز صاحب
۳۴۷۳۔ ہدایت اللہ صاحب
۳۷۵۳۔ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ
۳۷۷۹۔ بابو محمد امین صاحب
۳۹۹۳۔ محمد ابراہیم صاحب
۴۰۱۰۔ شیخ فضل الرحمٰن صاحب
۴۳۳۱۔ جناب سوبیدار خانصاحب
۴۴۱۶۔ محمد حسین صاحب
۴۴۱۸۔ خانصاحب برکت علی صاحب
۴۷۵۹۔ حافظ عبد السلام صاحب
۴۷۹۱۔ رسالدار محمد یعقوب صاحب
۴۸۰۵۔ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب
۵۲۳۱۔ محمد بخش صاحب
۵۲۷۷۔ بابو اعجاز حسین صاحب
۵۳۰۴۔ غلام مرتضیٰ صاحب
۵۳۱۶۔ خلیل شاہ صاحب
۵۵۵۷۔ برکت علی صاحب
۶۰۷۴۔ محمد اکرم صاحب
۶۲۱۱۔ عبد القیوم صاحب
۶۲۵۶۔ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب۔ قادیان
۶۳۲۱۔ بابو محمد عالم صاحب
۶۳۸۲۔ مرزا غلام حیدر صاحب
۶۴۷۲۔ اے جی ناصر صاحب
۶۵۹۲۔ محمد خاں صاحب
۶۶۷۹۔ چوہدری محمد حسین صاحب
۶۷۳۶۔ خدا بخش صاحب
۶۷۸۶۔ عبد الرحیم صاحب
۶۸۴۰۔ مخدوم نذیر احمد صاحب
۶۹۶۱۔ بشارت احمد صاحب
۷۰۰۸۔ عبد السلام صاحب
۷۱۳۲۔ رشید احمد صاحب
۷۱۸۶۔ مستری حنیف احمد صاحب
۷۲۲۲۔ سید موسیٰ رضا صاحب
۷۲۳۳۔ چوہدری نور احمد خانصاحب
۷۲۴۰۔ چوہدری سردار احمد صاحب
۷۲۴۵۔ منشی رحیم الدین صاحب قادیان
۷۲۵۳۔ بابو محمد خورشید صاحب
۷۲۸۵۔ سلطان احمد صاحب
۷۵۴۲۔ بابو عبد الحمید صاحب
۷۵۸۹۔ خان بہادر الیس
رحمت اللہ صاحب قادیان
۷۷۲۵۔ ملک نادر خانصاحب
۷۷۴۰۔ خان صاحب ضیاء الحق خان صاحب
۷۷۴۵۔ ایس ایس سلیم اکبر صاحب
۷۸۴۰۔ پیر عبد العلی صاحب
۷۸۵۹۔ حاجی غنی موسیٰ صاحب
۷۹۴۲۔ اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۴۔ محمد زمان خانصاحب
۷۹۴۶۔ محمد اکرم صاحب
۷۹۵۲۔ احمد حسین سعید صاحب
۳۶۔ نصیر احمد خاں صاحب

اعلان

محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ نے رپورٹ کی ہے کہ بعض اوقات مقامی عہدہ داران چندہ میں ناقص اور کھوٹے روپے لے لیتے ہیں۔ اور پھر خزانہ میں ان کے داخل کرنے پر اصرار کرتے ہیں اگر ایسی اجازت دی گئی۔ تو قادیان کے تمام کھوٹے روپے چکر کھا کر خزانہ میں آتے رہینگے۔ اور اس سے خزانہ کو نقصان پہنچیگا۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ چندہ فراہم کرتے وقت نہایت احتیاط سے روپیہ لیں۔ خزانہ کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ کسی سے کوئی ناقص روپیہ وصول نہ کرے۔

ناظر بیت المال

نمبر	نام
۸۱۵۶	شیخ غلام رسول صاحب
۸۲۶۲	محمد عبدالحق صاحب
۸۲۸۶	محمد بخش صاحب
۸۳۱۹	محمد شفیع صاحب
۸۳۷۰	عبدالرزاق صاحب
۸۴۱۲	رحیم بخش صاحب
۸۵۷۳	محمد اشرف صاحب
۸۵۷۹	مرزا معظم بیگ صاحب
۸۶۰۲	عبدالعزیز صاحب
۸۸۳۹	صوبیدار خوشحال خان صاحب
۸۸۷۰	محمد عبداللہ صاحب
۸۹۷۵	انڈیا موٹر سٹور
۹۰۱۵	ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب
۹۰۹۲	سردار فیض اللہ خان صاحب
۹۲۴۰	سید فرمان شاہ صاحب
۹۲۷۳	ملک شیر محمد صاحب
۹۲۸۷	غلام احمد صاحب
۹۳۱۵	ملک غلام محمد صاحب
۹۴۲۲	عبداللہ خان صاحب
۹۴۴۳	محمد خان صاحب
۹۴۸۲	خواجہ محمد شریف صاحب
۹۴۸۵	عنایت اللہ صاحب
۹۵۰۷	ملک غلام مہدی خان صاحب
۹۶۰۹	محمود احمد ناصر صاحب
۹۶۲۰	چوہدری محمد الدین صاحب
۹۶۳۴	ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
۹۷۳۵	ایس ایم عبداللہ صاحب
۹۸۰۸	پریذیڈنٹ صاحب
۹۸۲۴	ایس ایم غوث اللہ صاحب
۹۸۸۷	چوہدری فضل احمد صاحب
۹۹۵۴	برکت علی صاحب
۹۹۸۰	سید بشارت احمد صاحب
۱۰۰۰۵	چوہدری شیر محمد صاحب

نمبر	نام
۱۰۰۱۲	ڈاکٹر علی گوہر صاحب
۱۰۰۲۳	مرزا مراد بیگ صاحب
۱۰۰۹۷	پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۱۰۷	بجانب ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۰۸	سلیم اللہ صاحب
۱۰۱۱۴	عبدالحق صاحب
۱۰۱۲۵	چوہدری عبداللہ خان صاحب
۱۰۱۳۲	ملک حسن خان صاحب
۱۰۱۷۷	پریذیڈنٹ صاحب
۱۰۱۸۱	حکیم محمد خورشید صاحب
۱۰۲۰۶	چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۲۴۹	یعقوب خان صاحب
۱۰۲۵۱	چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۲۷۴	شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۸۷	محمد عثمان صاحب
۱۰۲۸۹	غلام مولا خادم صاحب
۱۰۳۱۱	شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۵۱	صوفی ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۳۷۰	مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۴۵۹	محمد بخش صاحب
۱۰۴۶۲	لفٹیننٹ ہادی علی خان صاحب
۱۰۴۷۳	عبدالرحیم صاحب
۱۰۵۱۱	ایم بشیر الدین صاحب
۱۰۶۱۳	مرزا عبدالقادر صاحب
۱۰۶۴۴	قاضی ظہور اللہ صاحب
۱۰۶۴۸	جمعدار مظفر احمد صاحب
۱۰۶۵۵	منشی محمد حیات صاحب
۱۰۶۶۶	محمد لطیف صاحب
۱۰۶۸۲	ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۱۰۷۵۹	چوہدری نصر اللہ خان صاحب
۱۰۷۶۱	مولوی غلام نبی صاحب
۱۰۷۹۶	غلام رسول صاحب

نمبر	نام
۱۰۸۰۴	دی احمدیہ گرلز سکول
۱۰۸۸۸	بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۰۳	حکیم مہربان علی صاحب
۱۰۹۲۰	میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۳۷	سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۶	علی بخش صاحب
۱۰۹۵۸	عباد اللہ خان صاحب
۱۰۹۵۹	محمد نواز خان صاحب
۱۰۹۸۰	عبدالمجید خان صاحب
۱۱۰۰۰	حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۱۲۷	محمد الطاف صاحب
۱۱۱۵۳	شیخ کریم بخش صاحب
۱۱۱۶۳	محمد عبدالرحیم صاحب
۱۱۱۶۵	محمد احمد خان صاحب
۱۱۱۶۶	قادر بخش صاحب
۱۱۱۷۱	چوہدری محمد تقی صاحب
۱۱۲۲۴	خواجہ شمس الدین صاحب
۱۱۲۳۳	شیخ محمد علی صاحب
۱۱۲۷۹	بابو نذیر احمد خان صاحب
۱۱۳۱۶	منشی برکت علی صاحب
۱۱۳۸۰	محمد یوسف صاحب
۱۱۳۸۵	محمد حسین صاحب
۱۱۳۹۰	محمد رفیع خان صاحب
۱۱۴۲۷	خان بہادر سعد اللہ خان صاحب
۱۱۴۳۴	فتح محمد صاحب
۱۱۵۰۵	چوہدری عزیز احمد صاحب
۱۱۵۰۸	امۃ الحی صاحبہ
۱۱۵۱۱	محمد علی صاحب درانی
۱۱۵۴۵	شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۵۴	سعید احمد صاحب
۱۱۵۶۰	ایم محمد خان صاحب
۱۱۵۷۵	محمد حسین صاحب

نمبر	نام
۱۱۵۹۷	شیخ محمد نذیر صاحب
۱۱۶۰۸	مرزا برکت علی صاحب
۱۱۶۲۰	منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۲۴	عبدالحکیم صاحب
۱۱۶۳۹	ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل خان صاحب
۱۱۶۴۱	دلبر حسین صاحب
۱۱۶۴۲	چوہدری غلام حسین صاحب
۱۱۶۹۸	محمد بخش صاحب
۱۱۷۰۴	اللہ دتہ صاحب
۱۱۷۰۷	مولوی عبدالحق صاحب
۱۱۷۰۵	چوہدری نصیر احمد صاحب
۱۱۷۳۵	شیخ عبدالرحمن صاحب
۱۱۷۵۷	چوہدری بدر الدین صاحب
۱۱۷۷۷	مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۰	ابوالبشیر محمد رحمت اللہ صاحب
۱۱۷۹۲	ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۷۹۳	احمد خان صاحب
۱۱۸۰۶	حکیم محمد ابراہیم صاحب
۱۱۸۱۰	محمد جمشید صاحب
۱۱۸۱۷	غلام محمد صاحب

نمبر	نام
۱۱۸۲۲	چوہدری محمد الدین صاحب
۱۱۸۳۴	محمد صادق صاحب
۱۱۸۶۰	مستری فضل الدین صاحب
۱۱۸۶۱	چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۱۸۶۲	مینیجر دارالصناعت
۱۱۸۷۰	مولوی صدر الدین صاحب
۱۱۸۷۱	شیخ محمد عبداللہ صاحب
۱۱۸۷۴	ملک محمد اسمٰعیل صاحب
۱۱۸۷۵	قاضی محمد احمد صاحب
۱۱۸۷۷	اللہ دتہ صاحب
۱۱۸۸۰	محمد یعقوب صاحب
۱۱۸۸۱	محمد اسحاق علی صاحب
۱۱۸۸۲	قاضی عبدالخالق صاحب
۱۱۸۸۳	سید احمد زمان صاحب
۱۱۸۹۱	شیخ بشیر الدین صاحب
۱۱۸۹۲	حکم الدین صاحب
۱۱۹۰۰	بابو فقیر محمد صاحب
۱۱۹۰۱	چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۱۹۰۲	ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۱۹۰۵	اللہ بخش صاحب
۱۱۹۲۴	بابو محمد اعظم صاحب

نمبر	نام
۱۱۹۳۳	عبدالکریم صاحب
۱۱۹۳۶	محمود احمد صاحب
۱۱۹۴۴	سید محمد اسحٰق صاحب
۱۱۹۴۵	میاں عبداللطیف صاحب
۱۲۰۱۱	چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۱۶	خان صاحب عبداللہ خان صاحب
۱۲۰۱۹	ملک عبداللطیف صاحب
۱۲۰۲۰	شیخ اللہ بخش صاحب
۱۲۰۲۱	مولوی عبدالقادر صاحب
۱۲۰۲۲	بابو غواص خان صاحب
۱۲۰۳۴	بابو رشید احمد صاحب
۱۲۰۳۶	شمس الدین صاحب
۱۲۰۳۷	بابو محمد شکور صاحب
۱۲۰۴۲	شیخ محمد سعید صاحب
۱۲۰۴۴	شاہ دین صاحب
۱۲۰۴۶	غلام صدیق صاحب
۱۲۰۴۷	نظام اینڈ کو
۱۲۰۴۹	مولوی مسیح الدین صاحب
۱۲۰۷۵	خانزادہ امیر اللہ صاحب
۱۲۰۷۶	خان عبدالوہاب خان صاحب

(باقی)

ناطے

(۱) ایک صاحب جو ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر ضلع ڈیرہ غازی خان میں پریکٹس کرتے ہیں کے لئے نیک صالح۔ تندرست اور پڑھی لکھی رفیقہ حیات کی ضرورت ہے۔ موصوف متدین۔ موصی ہزاروں روپیہ کی جائداد کے مالک ہیں۔ عمر اندازاً ۴۳ سال پہلی فوت شدہ بیوی سے دو تین بچے بھی ہیں۔ آپ زمیندار قوم کے فرد ہیں۔

(۲) دو اور زمیندار پیشہ کنوارے اور متقی پرہیزگار صاحبوں کے لئے بھی زمیندار پیشہ یا دیہاتی لڑکیوں کی ضرورت ہے۔

خاکسار۔ محمد عبداللہ مقرب گورنمنٹ سکول رینالہ خورد ضلع منٹگمری

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۳ مارچ۔ لاہور میں بچوں کے اغوا کی وارداتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ لوگوں میں خوف و ہراس طاری ہے۔ اکثر لوگوں نے اپنے بچوں کو سکول بھیجنا بند کر دیا ہے۔ وزیر اعظم پنجاب نے ان وارداتوں کی روک تھام کرنے اور ہر وقت محتاط اور خبردار رہنے کی ہدایت کی ہے۔ نیز ہدایت یہ کی گئی ہے۔ کہ کسی واردات کی اطلاع ملتے ہی فوراً تحقیقات کی جائے۔ آج ۸ بجے کے قریب شہر میں سنسنی پھیل گئی۔ جب یہ معلوم ہوا کہ بچوں کو اغوا کرنے والے پٹھان شہر میں پھر رہے ہیں۔ ۲½ بجے بعد دوپہر ایک پٹھان ایک ۸ سالہ بچے کو بغل میں دبائے ڈبی بازار میں نکلا۔ بچہ نیم بے ہوشی کی حالت میں اس کی بغل میں تھا۔ لوگوں نے اس پٹھان کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔

پٹیالہ ۲۳ مارچ۔ اطلاع مظہر ہے کہ آج مہاراجہ پٹیالہ ۶۶ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ قریباً ایک سال سے بیمار تھے۔ گذشتہ ایک ماہ سے بیماری بڑھ گئی تھی۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں وہ گدی پر بیٹھے۔ ان کی جگہ پٹیالہ کے یوو راج گدی پر بیٹھے ہیں۔ ان کی عمر ۲۴ سال ہے۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ زیچوسلاویکیہ کی کابینہ میں اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ اقلیت کے تمام ارکان مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان استعفوں کی وجہ سے جرمنوں کے حامیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ آج دارالعوام میں ہوم سکرٹری برطانیہ مسٹر سیموئیل ہور نے آسٹریا کے پناہ گزینوں کے داخلہ انگلستان کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ صرف ان پناہ گزینوں کو انگلستان آنے کی اجازت دی جائے گی جن کی علمی ادبی اور تجارتی خدمات سے ملک کو فائدہ پہنچ سکے۔

وی آنا ۲۳ مارچ۔ پولیس نے حکم جاری کیا ہے کہ تمام لوگ اسلحہ اور گولی بارود وغیرہ ۲۵ مارچ تک پولیس کے حوالے کر دیں۔ اس کے بعد اسلحہ رکھنے والوں کو سنگین سزائیں دی جائیں گی۔

جنیوا ۲۳ مارچ۔ یہودیوں کی کانگرس نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ آسٹریا میں یہودیوں سے وحشیانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ جب سے آسٹریا پر جرمنی کا تسلط ہوا ہے۔ ۷۰۰ سے زیادہ خودکشی کی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ ان میں اکثریت یہودیوں کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ چار دنوں میں ہر روز اوسطاً ۱۴۰ مردے دفن کئے گئے۔

بیت المقدس ۲۳ مارچ ہائی کمشنر فلسطین نے فلسطین کے شمالی اور مغربی سرحدی علاقوں میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ شام اور لبنان سے دہشت انگیز عرب فلسطین میں آ گھسے ہیں۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ سابق شاہ حبشہ ہیل سلاسی نے ہائی کورٹ برطانیہ میں ایک برطانوی کمپنی پر کچھ رقم کا دعویٰ دائر کر رکھا تھا کمپنی نے عدالت میں بیان کیا۔ کہ وہ رقم اطالیہ کو جو اس وقت حبشہ پر قابض ہے ادا کی جا چکی ہے۔ عدالت نے اس بنا پر مقدمہ خارج کر دیا کہ اس کا فیصلہ اس کے اختیار میں نہیں اور خرچہ ہیل سلاسی پر ڈال دیا۔

لکھنؤ ۲۳ مارچ۔ کل یو پی اسمبلی میں مسلم لیگ کی طرف سے فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق تحریک التوا پیش کی گئی جس کی مخالفت کرتے ہوئے ڈاکٹر کاٹجو نے کہا۔ کہ سیاسی اغراض کی خاطر حکومت کے خلاف غلط بیانیوں سے کام لیا جا رہا ہے اخبارات کو جو آزادی دی گئی ہے۔ اس کا ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ نوابزادہ لیاقت علی خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اقلیت کو اکثریت پر ہرگز کوئی اعتماد نہیں۔ اکثریت کو چاہئے کہ وہ ایسی فضا پیدا کرے جس سے اقلیت کو اس پر اعتماد ہو سکے۔ وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت نے اپنی جوابی تقریر کے دوران میں ایوان سے اجازت چاہی کہ فرقہ وارانہ فسادات کی صورت میں حکومت کو گولی چلانے کی اجازت دی جائے اپنی اس تجویز کے جواب کے لئے وہ چند منٹ رک گئے۔ تو چوہدری خلیق الزمان لیڈر مسلم لیگ پارٹی نے کہا۔ کہ بے شک گولی چلائی جائے۔ بشرطیکہ غیر جانبداری سے کام لیا جائے۔

حیدر آباد (دکن) ۲۳ مارچ ایک سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں تمام اخبارات سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ایسی تحریریں شائع نہ کریں جن سے ریاست میں فرقہ وارانہ تعلقات کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔ اگر اس کی خلاف ورزی کی گئی۔ تو حکومت مفاد عامہ کی حفاظت کے لئے مناسب کارروائی کرے گی۔

لاہور ۲۳ مارچ۔ گورنر پنجاب نے ڈاکٹر ستیہ پال پر عاید شدہ پابندیاں رفع کر دی ہیں۔ لہٰذا وہ پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں بطور امیدوار کھڑے ہو سکتے ہیں۔

برسلز ۲۳ مارچ بیلجیم کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت بیلجیم اس بات پر مجبور نہیں ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں فرانسیسی افواج کو اپنے ملک میں سے گذرنے کی اجازت دے۔ اور اسی طرح زیچوسلاویکیہ کے لئے اسے راستہ دیدے۔ معاہدہ اقوام کی دفعہ ۱۶ نے اس امر کو جائز قرار دیا ہے لیکن اس معاملہ کو اختیاری قرار دیا گیا ہے لازمی نہیں۔

کلکتہ ۲۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کی رہائی کے متعلق گورنر بنگال سے گاندھی جی کی گفتگو بے نتیجہ ثابت ہوئی ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گورنر بنگال جب شیلانگ سے واپس آئیں گے تو مسٹر گاندھی پھر ایک مرتبہ ان سے ملاقات کریں گے۔

بارسیلونا ۲۳ مارچ۔ کل چھ باغی طیاروں نے تار گو اور ریوس کے مقام پر شدید بمباری کی جس سے ۸ اشخاص ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے۔ بارسیلونا میں مقیم برطانوی باشندوں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ یہاں سے چلے جائیں۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں موٹر وہیکل بل پر بحث کا تیسرا دن تھا۔ آج تحریک کی گئی کہ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ متعدد ارکان نے بل کی مخالفت میں تقریریں کیں۔ جس کے بعد اجلاس ملتوی ہو گیا۔

انگورہ ۲۳ مارچ۔ بلقان لیگ کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں نمائندگان یونان، رومانیہ یوگوسلاویہ اور ترکی نے دس سال کے لئے ایک نئے معاہدہ پر دستخط کئے۔ اس معاہدہ کا مقصود سرحدات کی حفاظت کرنا ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ فریقین مجلس اقوام کے رکن رہیں گے۔ لیکن اپنے اندرونی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت گوارا نہیں کریں گے۔

بمبئی ۲۳ مارچ۔ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے دھرواڑ نے اعلان کیا ہے کہ اگر بمبئی اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے کرناٹک کو علیحدہ صوبہ بنانے کی حمایت نہ کی۔ تو سول نافرمانی کی جائے گی۔

وی آنا ۲۳ مارچ۔ اطلاع مظہر ہے کہ جب سے آسٹریا پر جرمنی کا تسلط ہوا ہے۔ گرفتاریوں اور خودکشیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ بہت سے لوگ گولی سے اڑا دیئے گئے ہیں۔ بعض اخبارات کی اشاعت بند کر دی گئی ہے۔

ناگپور ۲۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں سی پی کی کانگرسی حکومت کے ایک وزیر کے طرز عمل کے متعلق بحث کی جائے گی۔ جس نے اخلاقی جرم کے چند قیدیوں کو بھی رہا کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ جاری تھا۔ کہ مسٹر پٹیل نے ناگپور پہنچ کر یہ سلسلہ ختم کرا دیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی